بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ایمان ایک بوٹا ہے اوراس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی ازحد ضرورت ہے۔اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہوجائیں گے اور وہ خائب وخاسرہ جائیں گے۔۔مؤمن کا کام ہے کہ عمل کے ساتھ ساتھ توبہ کی طرف بھی توجہ دے۔یعنی ہر مشکل اور امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرے اور پھر نیک اعمال سے اپنی اصلاح کے تسلسل کو جاری رکھے۔صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو جب بھی مصائب آئیں تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 02۔اکتوبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ان لوگوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

ان آیات میں مؤمنوں کی ان خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ مشکلات اور مصائب یا کسی بھی قسم کے نقصان کے ہونے پر دکھاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مؤمن کا اسی وقت پتا چلتا ہے جب وہ ان خصوصیات کا حامل بنے۔مؤمنین کو کبھی تو ذاتی طور پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی جماعتی طور پر نقصان ہوتا ہے لیکن حقیقی مؤمن ہر طرح کے نقصان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے کامیاب ہو کر نکلتا ہے اور نکلنا چاہئے اسے۔اس مضمون پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف تحریرات اور ارشادات میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔مختلف زاویوں سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ مصیبتوں کو برا سمجھنے والا مؤمن نہیں ہوتا۔فرمایا کہ یہی تکلیف جب رسولوں پر آتی ہے تو ان کو انعام کی خوشخبری دیتی ہے اور جب یہی تکلیف بدوں پر آتی ہے تو ان کو تباہ کر دیتی ہے۔غرض مصیبت کے وقت قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔فرمایا کہ مؤمن کی زندگی کے دو حصے ہیں جو نیک کام مؤمن کرتا ہے اس کے لئے اجر مقرر ہوتا ہے مگر صبر ایک ایسی چیز ہے جس کا ثواب بے حد و بے شمار ہے۔(نیکی کا اجر ہے لیکن صبر کا ثواب بہت زیادہ ہے۔)خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہی لوگ صابر ہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو سمجھ لیا۔خدا تعالیٰ ان لوگوں کی زندگی کے دو حصہ کرتا ہے جو صبر کے معنی سمجھ لیتے ہیں۔کبھی وہ مؤمن کی دعا کو قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ۔اور کبھی وہ مؤمن سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ۔پس اس بات کو سمجھنا ایمانداری ہے کہ ایک طرف زور نہ دے۔

فرمایا مؤمن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہئے وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے۔مؤمن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی جس سے اس کو ہزار ہا قسم کی لذت نہیں پہنچتی۔پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کے پیاروں کو گناہ کی وجہ سے مصیبتیں نہیں آتیں،مؤمن کے جوہر بھی مصائب سے کھلتے ہیں چنانچہ دیکھو رسول کریم ﷺ کے دکھوں اور نصرت کے زمانے پر آپ کے اخلاق کو کس طرح ظاہر کیا گیا۔اگر رسول کریم ﷺ کو تکالیف نہ پہنچتے تو اب ہم انکے اخلاق کے متعلق کیا بیان کرتے۔مؤمن کی تکالیف کو دوسرے بیشک تکالیف سمجھتے ہیں مگر مؤمن اس کو تکالیف نہیں خیال کرتا۔فرمایا کہ یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنی سچی توبہ پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ توبہ سے اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے اور اگر

توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ ایمان ایک بوٹا ہے اور اس کی آبپاشی عمل سے ہوتی ہے اس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے عمل کی از حد ضرورت ہے۔ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوں گے تو بوٹے خشک ہو جائیں گے اور وہ خائب و خاسر رہ جائیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ تم مؤمن ہونے کی حالت میں ابتلا کو برا نہ جانو اور برا وہی جانے گا جو مؤمن کامل نہیں ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد سے یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے مگر جو ایسے وقتوں پہ صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہم اور ہمارے متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کو لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء پر طعن کرتے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ فرمایا کہ اصل میں وہ نادان اس قانون الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔ جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہو گا وہ خوب اس قاعدے سے آگاہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ماں لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں انہی کو مان لینا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کے واسطے ترقی کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ اول تو انسان تشریح احکام یعنی نماز روزہ زکوٰۃ اور حج وغیرہ تکالیف شریعہ کی پابندی سے جو کہ خدا کے حکم کے موجب خود بجالا کرتا ہے مگر یہ امور چونکہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں اس لئے کبھی ان میں سستی اور تساہل بھی کر بیٹھتا ہے اور کبھی ان میں کوئی آسانی اور آرام کی صورت بھی پیدا کر لیتا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے انسانی تکمیل کے واسطے ایک دوسری راہ رکھ دی اور فرمایا ہم آزماتے رہیں گے تم کو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر کبھی فاقے سے کبھی مال جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے مگر ان مصائب و شدائد اور فقر و فاقہ پر صبر کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والے کو بشارت دے دو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر خدا کی رحمتیں اور اس کے خاص انعامات مقرر ہیں۔ پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ نہ ہمارے اپنے دل میں کبھی یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ کیوں بڑے بڑے نقصانوں اور ابتلاؤں سے ہمیں گزارتا ہے اور نہ ہی کسی مخالفت کے ہنسی ٹھٹھے کرنے یا یہ کہنے پر کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو پھر تمہارا نقصان کیوں ہوتا ہے ہم پریشان نہ ہوں۔

ان اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے جو باتیں بیان فرمائی ہیں ان کے بعض اہم نکات میں پھر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب تکالیف اور مشکلات رسولوں پر یا اللہ تعالیٰ کے پیاروں پر آتی ہیں اور اس حوالے سے انبیاء کی جماعتوں پر بھی آتی ہیں جو ان کی صحیح تعلیم پر چلنے والے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ انہیں کسی مشکل مصیبت میں ڈالنے کے لئے یا سزا دینے کے لئے تکالیف میں سے نہیں گزارتا بلکہ ان کو انعامات کی خوشخبری دیتا ہے اور جب اس قسم کی تکالیف خدا تعالیٰ کے رسولوں اور ان کی جماعت کے مخالفین پر آتی ہیں اور بدوں پر آتی ہیں تو وہ ان کی تباہی بن کر آتی ہیں اور انہیں تباہ کر دیتی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مشکلات پر صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے بے حد و حساب ثواب کے وارث بنتے ہیں۔

پس ایک مؤمن کو صبر کے معنی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ صبر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان کسی نقصان پر افسوس نہ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نقصان کسی تکلیف کو اپنے اوپر اتنا وارد نہ کر لے کہ ہوش و حواس کھو بیٹھے اور مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی عملی طاقتوں کو استعمال میں نہ لاوے۔ پس ایک حد تک افسوس بھی ٹھیک ہے کرنا چاہئے کسی نقصان پہ اور اس کے ساتھ ہی ایک نئے عزم کے ساتھ اگلی منزلوں پر قدم مارنے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کا عزم اور عملی ضرورت ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کرنے والے کو ہی دعا کی حقیقت بھی معلوم ہوتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ دعا فوری قبول کر لیتا ہے تو کبھی اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی وجہ سے دعا قبول نہیں کرتا لیکن مؤمن کا کام ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور اللہ تعالیٰ کے کسی فعل پر شکوہ نہ کرے۔ یہی حقیقی صبر ہے اور جب ایسی صبر کی حالت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب نوازتا ہے انعامات دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے مشکلات کے وقت میں بھی لذت اٹھا رہے ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ان مشکلات کے پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کے بیشمار انعامات اور فضل چلے آ

رہے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ مؤمن کو مصائب اور مشکلات ان کے گناہوں کی وجہ سے نہیں پہنچتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے تا کہ دنیا کو بھی پتا چل جائے کہ خدا تعالیٰ کے بندے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیارا وجود اللہ تعالیٰ کو جو ہے یا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی لیکن آپ کو بھی بیشمار تکالیف پہنچیں بلکہ ذاتی تکالیف بھی پہنچیں اور جماعتی تکالیف بھی پہنچیں اور یہ تکالیف جتنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہیں کسی اور کو نہیں پہنچیں لیکن ہر طرح کی تکلیف میں آپ کے صبر اور راضی برضا رہنے کا نمونہ دنیا میں ہمیں کہیں اور نظر بھی نہیں آتا اور یہی وہ اعلیٰ خلق ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بھی سچی توبہ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی تمہاری کامیابیوں اور امتحانوں میں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس مؤمن کا کام ہے کہ عمل کے ساتھ ساتھ توبہ کی طرف بھی توجہ دے۔ یعنی ہر مشکل اور امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرے اور پھر نیک اعمال سے اپنی اصلاح کے تسلسل کو جاری رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک مالی پودا لگا کر پھر اسے پانی دیتا ہے اسے پالتا ہے اسے سینچتا ہے اسی طرح مؤمنوں کو بھی چاہئے کہ ایمان کے پودے کو نیک اعمال کا پانی لگائیں۔ اگر یہ کرو گے تو یہی ایک مؤمن کی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی باتوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لوگ تو اولیاء اللہ پر بھی اعتراض کرتے آئے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی فلاں قبول نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے اعتراض کرنے والے دراصل قانون الٰہی سے ہی لاعلم ہیں۔ ایک مؤمن تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی تو مان لیتا ہے اور کبھی منواتا ہے یہی اس کا قانون ہے۔ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ تم ایسے نہ بنو جو اس قانون کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مؤمنین کے لئے مصائب اور مشکلات ہمیشہ نہیں رہتے۔ آتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ پس صبر اور دعا اور اپنے عملوں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنو اور جب بھی مشکلات میں سے گزرو جب بھی مصائب آئیں تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

گزشتہ دنوں یہاں مسجد بیت الفتوح کے متصل دو ہالوں میں آگ کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا بڑی خوفناک آگ تھی۔ اس پر جب مختلف ٹی وی چینلز اور دوسرے میڈیا نے خبر دی ہے تو بعض بغض و کینہ میں بڑھے ہوئے لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا بلکہ اس بات پر افسوس کیا کہ ان کے صرف دو ہال جلے ہیں مسجد کیوں نہیں جلی۔ تو یہ تو آجکل کے بعض مسلمانوں کا حال ہے لیکن سارے ایسے نہیں ہیں۔ بعض علاقوں سے مسلمانوں نے ہمارے سے ہمدردی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس واقعہ نے جماعت کا ایک وسیع تعارف بھی کروا دیا دنیا میں۔ گو ہمیں تو افسوس ہوا ہم نے صبر بھی دکھایا اور انا للہ بھی پڑھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نقصان اور امتحان میں بھی جماعت کے حق میں لوگوں کو کھڑا کر کے دنیا کو بتا دیا کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔ آگ کی وجہ کیا ہوئی یہ تو پولیس کو ابھی تک واضح نہیں ہوا۔ بہر حال جو بھی وجہ ہوئی یہ بات ہمارے یہاں مسجد کے جو اسٹاف ہے عملہ ہے اور انتظامیہ ہے اس کی کمزوری کی طرف بھی نشاندہی کرتی ہے اور ان کو بہت زیادہ استغفار کرنی چاہئے۔ بعض مسلمانوں کا یہ رویہ کہ خوشی منا رہے ہیں اور سبحان اللہ پڑھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آج یہ سبحان اللہ استہزاء کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکانے کے لئے پڑھ رہے ہیں تو پڑھیں لیکن انشاء اللہ جلد ہی اس سے بہتر اور خوبصورت تعمیر کر کے ہم حقیقی سبحان اللہ پڑھیں گے اور ماشاء اللہ بھی پڑھیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا آزمایا جانا تو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ ابھی یہ بھی تو نہیں پتا کہ وجہ کیا بنی اس کی اور کس طرح یہ سب کچھ ہوا۔ اگر یہ کوئی سازش اور شرارت تھی تو ان باتوں سے جماعت کی ترقی نہیں رک سکتی ہاں انتظامیہ کو اپنی کمزوریاں دیکھنے اور ان پر غور کرنے کیلئے اس واقعہ کو ہوشیار کرنے والا ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے ہی آپ کے خلاف سازشیں اور آگیں لگانے کا سلسلہ جاری ہے لیکن کیا ہو رہا ہے کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ جماعت کی ترقی ہمیں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ ایک آگ تو ظاہری آگ ہے لیکن ایک آگ انسان کے اندر کی حسد کینے اور بغض کی آگ بھی ہے۔ گو بظاہر تو ہماری مسجد سے متصل ایک حصے کو آگ لگی لیکن ہمارا تو یہ نقصان انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا اور انشاء اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی بشارتوں سے حصہ بھی لینے والے ہوں گے اور یہ صبر اور دعا ہمیں اللہ تعالیٰ کی ٹھنڈک اور ٹھنڈی چھاؤں کی آغوش میں لے لے گا لیکن اس ظاہری آگ سے بھی مخالفین کی حسد کی آگیں بھی بھڑک رہی ہیں گویا جو ظاہری آگ ہمارے خلاف بھڑکائی تھی وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو جلا رہی ہے۔

ایم۔ٹی۔اے کے انتظام کا ایک حصہ بھی یہیں ہے بلکہ بہت بڑا حصہ یہاں ہے۔اس دن راہ ہدیٰ کا لائیو پروگرام تھا تو پروگرام والوں نے فیصلہ کرلیا کہ اب ایم۔ٹی۔اے سٹوڈیو تک ہماری پہنچ نہیں ہے اور پتہ نہیں وہاں کیا حالات ہیں اس میں جایا بھی نہیں جاسکتا اس لئے آج ریکارڈنگ دکھادیں گے لائیو پروگرام نہیں کریں گے۔جب مجھے پتا چلا تو میں نے کہا مسجد فضل سے لائیو پروگرام ہوگا۔کوئی اس میں روک کی بات نہیں اور ایسے فیصلے ان کو خود کرنے بھی نہیں چاہئیں مجھ سے پوچھے بغیر۔ان کو چاہئے تھا کہ فوراً مجھ سے پوچھتے کہ اس لائیو پروگرام کے لئے اب کیا کیا جائے۔اگر لائیو پروگرام نہ ہوتا تو یہ احمدیوں کو بھی اور دنیا کو بھی یہ پیغام دے رہے ہوتے کہ ہمارا سارا نظام اس واقعہ سے درہم برہم ہوگیا جو نہیں ہوا۔تو ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ نقصان پر مایوس ہوکر بیٹھ جائیں یا اپنی جگہیں چھوڑ کر صرف تماشا دیکھنے کے لئے کھڑے ہوجائیں وہاں جاکر بلکہ فوری طور پر ہر ممکن متبادل کوشش ہونی چاہئے تھی اور کرنی چاہئے اور پھر باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے۔

تو بہر حال ان باتوں سے ہمیں کبھی گھبراہٹ نہیں ہوئی اور نہ ہونی چاہئے۔اگر یہ واقعہ بھی آزمائش ہے تو ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے اور پھر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہم دعائیں کرتے ہوئے اس آزمائش سے بھی کامیاب گزریں گے،یہ نقصان چاہے کسی طرح بھی پہنچا ہے کسی نے بھی پہنچایا ہے ہماری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے بے احتیاطی کی وجہ سے ہوا ہے یا حادثاتی طور پر یہ واقعہ ہوا ہے جو بھی ہے وجہ اس کی انشاء اللہ اس کو ہم نے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ خوبصورت شکل میں واپس لانا ہے۔فی الحال اس کے لئے کسی علیحدہ تحریک کی ضرورت نہیں مجھے کہنے کی جماعت کو لیکن لوگوں نے بغیر کہے ازخود اس کے لئے رقم بھیجنی شروع کردی ہے۔بچوں نے خاص طور پر اس کے لئے چندہ دینا شروع کیا ہوا ہے بغیر کہے خود بچے اپنی جو بگھیاں ہیں وہ پیش کررہے ہیں سات آٹھ سال کی ایک بچی نے اپنے باپ کو کہا کہ ان ہالوں میں تو ہم جاکے کھانا بھی کھایا کرتے تھے کھیلتے بھی تھے فنکشن بھی کرتے تھے تو ہمیں اس میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے اس کو دوبارہ بنانے میں یہ بچی کے جذبات ہیں اس لئے میرے پاس جو پیسے جمع ہیں میں دیتی ہوں اور اپنی بگھی اٹھا کرلے آئی۔پس جب قوم کے بچے بھی ایسا عزم رکھتے ہوں تو پھر ان کو کون مایوس کرسکتا ہے یہ معمولی نقصان کیا کہہ سکتے ہیں۔

ایک صاحب لائبریری میں بیٹھے ہوئے کام کررہے تھے اور ان کو پتا نہیں چلا کہ کیا ہورہا ہے باہر۔اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر انہیں بچالیا۔ان کے لئے تو یہ بھی بڑا معجزہ ہے۔یہ چند سیکنڈ کی دیر بھی ان کو جلا کے رکھ سکتی تھی۔بہر حال اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔حضور نے فرمایا حاسدوں کے حسد تو اور بڑھیں گے اس لئے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دیں۔رب کل شیء خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کی دعا اور اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔ کی دعا پڑھیں اور ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔کی دعا پڑھنی چاہئے۔اگر یہ واقعہ میں ہماری نااہلی اور کمزوری کی وجہ سے ہوا ہے تو استغفار بھی بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنی ذمہ داریاں صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کمزوریوں کو دور فرمائے اور اگر یہ آزمائش ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سے بھی کامیابی سے گزارے اور اپنے انعامات پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے اور ان صابرین میں ہمارا اشمار فرمائے جن کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم ترقیات دیکھیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم چودھری محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان،مکرم خالد سلیم عباس ابوالحاجی صاحب آف سیریا اور سیریا ہی میں شہید ہونے والے ایک مرحوم احمدی بھائی کا ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 02 October 2015

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

سیدنا حضور انور کی منظوری سے مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 13 تا 15 اکتوبر 2015ء کو اپنا سالانہ ڈائمنڈ جوبلی اجتماع منعقد کرے گی۔